زکاۃ کے حق دار کون؟

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکاۃ کے حق دار کون؟

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ——— زکاۃ کے حق دار کون؟

اہتمام ——— محمد عبد منیب

قیمت ——— 30:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

زکوٰۃ کی اہمیت	7
☆ زکوٰۃ کے مستحق	10
فقرا	10
مساکین	11
عاملین	11
مولفۃ القلوب	11
فی الرقاب	12
غارمین	12
فی سبیل اللہ	12
ابن سبیل	12
☆ زکوٰۃ کس کو نہیں لگتی	13
غیر مسلم	14
غنی اور تندرست	14
صاحبِ استطاعت مریض	15
ہسپتال	16

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے کفن دفن پر زکوٰۃ	17
زکوٰۃ کے حق دار کون؟	
تشہیر، نمائش اور تقریبات زکوٰۃ	17
طباعتِ قرآن پر زکوٰۃ	18
دینی کتب کی طباعت و تقسیم	19
مساجد پر زکوٰۃ	19
دینوی تعلیمی اداروں پر زکوٰۃ	19
شادی پر زکوٰۃ	21
اپنے ملازمین کو زکوٰۃ	23
پیشہ ور مانگنے والے	24
بدعقیدہ لوگ	25
فاسق و فاجر لوگ	26
بے نمازی اور بدعتی لوگ	27
اسلام میں رفاہی کاموں کی اہمیت	29
رسول اللہ ﷺ کے اہل خاندان	31
نادار رشتہ داروں پر زکوٰۃ	33

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرِ کفالت رشتہ دار کو زکوٰۃ	33
☆ زکوٰۃ کے کچھ مزید پہلو	35
مشترک کاروبار ہو تو	35
سال مکمل ہونے پر فوراً زکوٰۃ	35
زکوٰۃ جس علاقے سے لیں وہیں خرچ کرنا	35
قرضدار صاحبِ مال پر زکوٰۃ	36
قرضہ بھی ہو اور مال بھی ہو	36
لینے والا مستحق زکوٰۃ کیسے خرچ کرے؟	36
قسطوں میں زکوٰۃ دینا یا مختلف جگہوں پر زکوٰۃ دینا	37
وکیل کا خود زکوٰۃ لے لینا	37
لاعلمی میں زیور پر زکوٰۃ نہیں دی	37
اموالِ زکوٰۃ اور شرحِ زکوٰۃ	39
سونا	39
چاندی	39
کرنسی	39
تجارت کا مال	40

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین، مکان	40
زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ	40
ضرورت کے لئے جمع شدہ اناج پر زکوٰۃ	41
اونٹ پر زکوٰۃ	41
بھیڑ بکریوں پر زکوٰۃ	42
گائے بھینس پر زکوٰۃ	42
دودھ، گوشت یا کھیتی باڑی کے لیے پالے گئے جانور	43
ہیرے جواہرات پر زکوٰۃ	44
ضرورت کے لیے کوئی چیز خرید کر بیچ دینا	44
فی سبیل اللہ یا رفاہی کاموں کے لیے جمع شدہ رقم	44
ملکیت کا مالک واضح ہونا چاہیے	44
رمضان میں زکوٰۃ کی ادائیگی	46

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے، جس کے بغیر اسلام اور ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ نماز، روزے اور حج کی طرح فرض عبادت ہے اور یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ : اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، باب کیف بدءِ الوحی)

زکوٰۃ اس قدر اہم عبادت ہے کہ اس کا انکار کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے جہاد کیا اور فرمایا: اللہ کی قسم میں اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، ایک بکری کا بچہ بھی جو یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، مجھے نہیں دیں گے تو میں ان سے لڑوں گا۔ (بخاری، باب وجوب الزکاۃ : ۱۴۰۰۔ مسلم: ۱۲۴۔ ابو داؤد: ۱۵۵۶۔ ترمذی: ۲۶۰۷۔ نسائی: ۳۴۴۸)

جس طرح نماز، روزے اور حج کا وقت مشروع ہے اور ان کا طریقہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت نے طے کر دیا ہے اسی طرح کتنے مال پر کتنی مدت بعد، کس شرح سے زکوٰۃ عائد ہوتی ہے اور زکوٰۃ کے مال کے مستحق کون ہیں، یہ سب شریعت نے طے کر دیا ہے۔

اگر جسم پر کوئی غلاظت لگ جائے یا جسم ناپاک ہو جائے تو شریعت نے اس کی طہارت کا طریقۂ غسل مقرر کیا، اسی طرح اگر ایک مخصوص حد سے زیادہ مال کسی شخص کے پاس ایک سال تک رہے تو اس مال کو پاک کرنے کا طریقہ شریعت نے زکوٰۃ مقرر کیا ہے۔ زکاۃ کا لفظی مطلب ہی بڑھنا، پاک صاف ہونا، نشوونما پانا ہے۔ ارشاد ہے:

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ. (الانفال: ٣٤)

''اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے ادا کرتے ہو، اسے دینے والے دراصل اپنے مال ہی میں اضافہ کرتے ہیں۔''

جب اللہ کے لیے اللہ ہی کی راہ میں کچھ خرچ کیا جاتا ہے تو اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اسے کئی گنا بڑھا کر اس شخص کو لوٹاتا ہے۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ مالی عبادت ہے، ٹیکس ہمیشہ بادِل ناخواستہ دیا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ اس میں کچھ رعایت مل جائے بلکہ اکثر ادائیگی میں دیانت سے کام نہیں لیا جاتا لیکن زکاۃ حکومت کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس نہیں بلکہ ایک ایسی اہم عبادت ہے جس کا دلی رغبت، پوری دل چسپی، مکمل دیانت داری اور اس کے تمام شرائط و آداب کا علم حاصل کر کے شریعت کے مطابق ادا کرنا لازمی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیونکہ یہ عبادت اس ربِّ اکبر کے لیے ادا کی جاتی ہے جو ہمارے ظاہری افعال سے بھی واقف ہے، ہماری نیتوں کا جاننے والا ہے اور ہماری تمام پوشیدہ حرکتوں کا بھی علم رکھتا ہے۔

دراصل مال کے گردش کرتے رہنے ہی میں برکت ہے، جس طرح جوہڑ میں اگر پانی کچھ مدت ٹھہرا رہے، پانی کی نکاسی کا کوئی انتظام نہ ہو تو وہ متعفن اور گندہ ہو جاتا ہے، مچھروں اور ان جیسے موذی کیڑوں کا گھر بن جاتا ہے۔ اسی طرح جب مال کسی شخص کے پاس سال بھر سے زائد مدت تک پڑا رہے تو یہ بدبو دار اور غلاظت کا گھر بن جاتا ہے۔ ایسا مال اپنے مالک کے لیے کئی مہلک بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔ مثلاً حرص، بخل، تنگ دلی، خود غرضی، سفاکیت وغیرہ۔

جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اس کے لیے اس کا مال گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اسے بار بار ڈستا رہے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا مال ہوں۔ (بخاری:١٤٠٣)

وہ سونا چاندی جس پر زکوٰۃ ادا نہ کی گئی اسے تپا کر اس کے مالک کے چہرے پر اس سے داغ دیئے جائیں گے۔ اونٹ، بکریاں، بھینس، گائیں اپنے مالک کو روندتی ہوئی آئیں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زکوۃ کے مستحق

زکوۃ ادا کرنا اپنی جگہ اہم عبادت ہے لیکن اس کے حق دار کون کون ہیں اور کن لوگوں کا اس پر کوئی حق نہیں ہے ۔ یہ جاننا اس عبادت کی ادائیگی کے لیے بھی ضروری ہے۔قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ. (التوبہ:٦٠)

”صدقات (زکوۃ) تو صرف فقرا اور مساکین کے لیے ہیں اور ان کے لیے جو زکوۃ جمع کرنے پر مامور ہوں ،جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو، نیز یہ گردنوں کو چھڑوانے اور مقروض کی مدد کرنے اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کے لیے، یہ اللہ کی طرف سے عائد کیا ہوا فریضہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آٹھ جگہوں کا ذکر کیا ہے،جن کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

www.KitaboSunnat.com

(۱) فقراء:

فقیر کی جمع ،ایسا مسلمان جس کے پاس اپنی حاجات وضروریات پورا کرنے کے لیے ان کا نصف حصہ بھی موجود نہ ہو یعنی مالی لحاظ سے نہایت خستہ حال ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۲) مساکین:

مِسکین کی جمع، جس کے پاس کچھ مال تو موجود ہو لیکن اس کی حاجت پوری نہ ہوتی ہو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک کھجور، دو کھجور اور ایک لقمہ یا دو لقمے دیئے جائیں بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہ مانگے اور نہ ہی لوگوں کو اس کی (مالی حالت) کا اندازہ ہو کہ اسے کچھ دیں۔
(ابوداؤد:۱۶۳۱)

(۳) عاملین:

وہ لوگ جنہیں حکومت زکوٰۃ وصول کرنے، اس کا حساب رکھنے اور مستحقین تک پہنچانے کے لیے مامور کرتی ہے۔ ایسے لوگوں کی تنخواہیں زکوٰۃ ہی میں سے ادا کی جائیں گی۔

(۴) مولفۃ القلوب:

وہ لوگ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوں، وہ صاحبِ حیثیت بھی ہوں تو ان کی دل بستگی کے لیے انہیں زکوٰۃ کا مال دینا۔ اسی طرح ایسا غیر مسلم شخص جو اپنے خاندان یا قوم کا سردار ہو اور یہ قوی امید ہو کہ مال وغیرہ دینے سے وہ اسلام قبول کر لے گا یا وہ مسلمانوں کو جو ضرر اور شر پہنچا رہا ہے مال دینے سے اس میں کمی آ جائے گی۔

(۵) فی الرّقاب:

فی الرّقاب سے مراد مسلمان غلام ہیں، جن کو آزادی دلانے کے لیے ان کے مالک کو ان کی قیمت زکوٰۃ میں سے ادا کی جا سکتی ہے۔ مسلمان جو غیر مسلموں کی قید میں ہوں، ان کا فدیہ زکوٰۃ کے مال سے ادا کر کے چھڑانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سندھ وغیرہ کے علاقوں میں بہت سے مظلوم اور مفلس لوگ وڈیروں، جاگیرداروں کے ہاں صرف دو وقت کے معمولی سے کھانے پر کام کرتے ہیں۔ ان کی بیویوں اور بچوں پر جنسی تشدد تک کیا جاتا ہے۔

سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے یا ان کے والدین نے ان سے کچھ قرض لیا تھا جو ادا نہ کر سکے اس قرض کے بدلے میں انہیں جبری غلام بنالیا گیا ہے ایسے لوگوں کا پتا چلا کر ان کی رہائی کے لیے رقم دینا بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔

(۶) غارمین:

غارم کی جمع ہے، ایسا مقروض شخص جس نے کسی اجتماعی مفاد کے لیے یا ذاتی ضرورت کے لیے قرض لیا لیکن ایسا تنگ دست ہوگیا کہ ادا کرنے پر قادر نہ رہا۔

(۷) فی سبیل اللہ:

اس سے اصل مراد جہاد فی سبیل اللہ ہے لیکن اس میں وہ تمام کوششیں شامل ہیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کی جائیں، مثلاً جہاد کی تیاری، اسلحہ کا حصول، مجاہدین کے اخراجات، جہاد کی ٹریننگ دینے والے اداروں کا قیام، قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے ادارے، اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے کتابوں کی طباعت اور اشاعت، غرض دعوتِ الی اللہ کا کام کرنے والے تمام ادارے اور افراد اس میں شامل ہیں۔

(۸) ابن السبیل:

ایسا مسافر جو اپنے گھر سے بہت دور ہو، اس کے پاس سفر خرچ ختم ہو چکا ہو یا اسے کوئی ہنگامی ضرورت آپڑے، ایسے میں زکوٰۃ سے اس کی مدد کی جاسکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کس کو نہیں لگتی

زکوٰۃ کے ان آٹھ مصارف کے علاوہ کسی اور جگہ پر زکوٰۃ صرف کرنا جائز نہیں۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی زید بن حارث صدائی آئے اور زکوٰۃ میں کچھ لینے کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حتّٰى حَكَمَ هُوَ فِيْهَا فَجزَّءَ اهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ. (ابو داؤد: ۱۶۳۰)

"اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف کو کسی نبی کے حکم پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کی تفصیل بذاتِ خود نازل فرمائی اور اس کو آٹھ مصارف میں بانٹ دیا اگر تو ان آٹھ مصارف میں سے کسی ایک میں ہے تو پھر تجھے دے دیتا ہوں (ورنہ نہیں)۔"

زکوٰۃ ایک بنیادی عبادت ہے لہٰذا اس کو قرآن وسنت کے دیئے گئے احکام کے مطابق ہی ادا کرنا چاہیے لیکن ہمارے معاشرے میں زکوٰۃ کے حوالے سے خاصا تساہل برتا جا رہا ہے۔ ذیل میں ان لوگوں یا اداروں کی نشان دہی کی جا رہی ہے جنہیں اکثر لوگ مستحق سمجھ کر زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن شریعت کی رو سے انہیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم:

رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِ هِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ . (صحیح بخاری: ۱۳۰۸، کتاب الزکوٰۃ)

"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے، جو ان کے امراء سے لے کر فقراء پر صرف کیا جائے گا۔"

لہٰذا کسی کافر، یہودی، عیسائی، مشرک، سکھ، ہندو غرض کسی بھی غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ علامہ ابنِ منذر لکھتے ہیں:

اس امر پر مسلمانوں کا اجماع و اتفاق ہے کہ ذِمّی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، چاہے غلام ہو یا آزاد۔ جن اداروں سے مسلمان اور کافر کو بلا امتیاز فائدہ پہنچایا جاتا ہے ان اداروں کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

البتہ کسی ایسے غیر مسلم کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے جس کے متعلق یہ قوی امید ہو کہ وہ مسلمان ہو جائے گا۔ (المغنی : ٦/٤٢٧)

غنی اور تندرست:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ .

"زکوٰۃ غنی اور تندرست صحیح سالم آدمی کے لیے حلال نہیں۔"

(سنن ترمذی، ابواب الزکاۃ: ٦٥٢۔ ابو داؤد : ١٦٣٤۔ دارمی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنی سے مراد ایسا شخص ہے جو ضروریاتِ زندگی پوری کر سکتا ہو اور اس کے پاس نقد مال یعنی سونے اور چاندی کے زیورات، زمینیں، جمع شدہ رقم (پراویڈنٹ فنڈ، کمیٹیاں، بینک میں رقم) موجود ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے پتا چلتا ہے کہ غنی وہ ہے جس کے پاس رات کا کھانا موجود ہو، یا یہ کہ رات اور دن کا کھانا موجود ہو۔

تندرست آدمی کو نصیحت کی جائے گی کہ وہ کما کر، محنت کر کے اپنی ضروریات پوری کرے۔

یاد رہے کہ یہ حکم لینے والے کی تربیت، غیرت اور خودداری کے لیے ہے۔ جب کہ اصل بات یہ ہے کہ جس شخص کے پاس ضرورت کے مطابق گھر، گھر کا سامان اور ضرورت کی معمولی سواری، سائیکل، گدھا، معمولی مالیت کی موٹر سائیکل وغیرہ ہو لیکن اس کے پاس فی الوقت گزارے کے لئے آمدنی کے وسائل نہ ہوں تو ایسے شخص کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

گھر اور گھریلو چیزیں عموماً خوش حالی کے دور کی بنی ہوئی ہیں، اگر یہ شخص مکان بیچے تو وہ اپنی بنیادی ضرورت سے محروم ہو کر مزید مالی مشکلات میں پھنس جائے گا کیوں کہ کرائے پر گھر حاصل کرنا سب سے بڑی مالی مشکل ہے۔ لہذا گھر کی موجودگی کسی کے زکوٰۃ لینے سے مانع نہیں ہوتی۔

صاحبِ استطاعت مریض:

جو مریض صاحبِ استطاعت ہو اس پر زکوٰۃ نہیں لگتی۔ نہ ہی وہ ان ہسپتالوں اور مشینری سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جن میں زکوٰۃ و صدقات کی رقم بھی لگائی گئی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ مریض گھرانے کا سربراہ ہے، اخراجات پورے نہیں ہوتے، یا نہیں کما سکتا تو یہ مسکین شخص ہے لہٰذا اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

اگر اس صاحبِ استطاعت شخص کی زیرِ کفالت کوئی مریض شخص بھی ہے تو اس کے علاج کے لیے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، کیوں کہ زکوٰۃ کے مصارف میں مریضوں کا ذکر نہیں ہے۔

اگر مریض صاحبِ حیثیت تو نہیں اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے البتہ اپنی بیماری پر اٹھنے والے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تو ایسے شخص کو زکوٰۃ بعض علماء کے خیال میں نہیں لگتی کیوں کہ زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں مریض کا ذکر نہیں ہے۔

زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد وصول کرنے والے کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ اب وہ اس زکوٰۃ کو جہاں چاہے خرچ کرے، جن میں اس کا علاج یا اس کے زیرِ کفالت افراد کا علاج بھی شامل ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ماہنامہ محدث اکتوبر ۲۰۰۷)

علامہ یوسف قرضاوی کی رائے یہ ہے کہ مریض پر بھی زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔

ہسپتال پر زکوٰۃ:

علماء کی اکثریت کا خیال یہ ہے کہ ہسپتال کی عمارت، مشینری، ایمبولینس، عملے کی تنخواہیں دوائیوں غرض کسی چیز پر بھی زکوٰۃ نہیں لگتی۔

دراصل اسلام میں مرض اور علاج اتنی اہم پریشانی نہیں جتنی تکلیف دہ حالت بھوک اور افلاس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ کی مد میں سب سے پہلے فقراء اور مساکین کو رکھا گیا۔

دورِ حاضر میں اکثر ہسپتال رفاہی و خیراتی بنیادوں پر چل رہے ہیں۔ اکثر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہسپتالوں میں صدقات اور عطیات کے لیے باقاعدہ ڈبے رکھے جاتے ہیں۔ ہسپتال کی مشینری کے لیے یا مریض کے علاج کے لیے اس کی مدد کی جاسکتی ہے۔ اسے عطیہ دیا جاسکتا ہے لیکن زکوٰۃ، فطرانہ، قربانی کی کھالیں اور منّت کے طور پر یا دفعِ بلا کے لیے دیا گیا صدقہ ہسپتال یا مریض پر نہیں لگتا۔

ہسپتال کو زکوٰۃ صرف اسی صورت بعض علماء کی رائے کے مطابق لگ سکتی ہے جب کہ اس میں صرف زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں شامل لوگوں ہی کا علاج کیا جائے۔ اور کسی بھی صاحبِ حیثیت کو اس ہسپتال کی کسی بھی چیز سے فائدہ اٹھانے نہ دیا جائے۔

میت کے کفن دفن پر زکوٰۃ:

میت کے کفن دفن اور اس کے ذمے قرضے ادا کرنے پر زکوٰۃ صرف نہیں کی جاسکتی۔ (کتاب الاموال از ابوعبید قاسم بن عبدالسلام)

جو ادارے میت کے کفن دفن کا انتظام کرتے ہیں ان کو بھی اس مد میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی جیسے ایدھی سینٹر وغیرہ۔

مولٰنا گوہر الرحمٰن لکھتے ہیں:

لاوارث لاش کو لے جانا اور اس کی تجہیز و تکفین کرنا بہت اچھا رفاہی کام ہے لیکن یہ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں شامل نہیں ہے۔ (تفہیم المسائل: ۲/۳۵۶)

تشہیر، نمائش اور تقریبات پر زکوٰۃ:

کسی بھی رفاہی و خیراتی ادارے کی تشہیر، تقریبات، ہینڈ بل، پوسٹر، میڈیا، عمارات اور گاڑیوں وغیرہ پر بھی زکوٰۃ، فطرانہ اور قربانی کی کھالیں صرف نہیں کی جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سکتیں۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ تبلیغی اور جہادی اداروں کی عمارت وتشہیر پر زکوٰۃ صرف کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس میں اسراف نہ کیا جائے بلکہ بقدر ضرورت خرچ کیا جائے۔

تبلیغی اور جہادی اداروں کو چاہیے کہ وہ تشہیر کے لیے بہت کم مصارف والا ذریعہ استعمال کریں، بہت مہنگے، نفیس طریقے اختیار نہ کریں۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ تعلیمی، تبلیغی اور جہادی اداروں کی عمارات اور ان کی تشہیر وغیرہ پر زکاۃ کی بجائے تعاون کی رقم صرف کی جائے گی البتہ تبلیغ، تعلیم اور جہاد سے متعلقہ دیگر تمام امور پر زکاۃ صرف کی جا سکتی ہے۔ اور یہ سب فی سبیل اللہ مد میں شمار ہوتے ہیں۔

طباعتِ قرآن پر زکوٰۃ:

طباعتِ قرآن اور دوسروں کو قرآن پاک زکوٰۃ کی مد سے خرید کر نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ زکوٰۃ کے مصارف میں شامل نہیں ہے۔

(دیکھیے فتاویٰ ابنِ باز: ۲۹۹/۱۴)

البتہ دینی علوم کے نادار طلبہ کو دینی کتب زکوٰۃ کی مد سے خرید کر دی جا سکتی ہیں جن میں قرآن مجید بھی شامل ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن زکوٰۃ کی مد سے صرف قرآن حکیم خرید کر تقسیم کرنا درست نہیں، یاد رہے کہ دین کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ فی سبیل اللہ مد میں شامل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دینی کتب کی طباعت و تقسیم:

زکوٰۃ کی مد سے دینی کتب چھپوا کر تقسیم کی جا سکتی ہیں کیونکہ تبلیغ کے تمام ذرائع فی سبیل اللہ کی مد میں شامل ہیں۔

مساجد پر زکوٰۃ:

مسجد کی تعمیر یا اس کی کسی اور ضرورت پر زکوٰۃ خرچ نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ زکوٰۃ کی آٹھ مدوں میں شامل نہیں ہے۔

مسجد کا تعلق کسی بھوکے کی بھوک یا ننگے کے لباس سے نہیں بلکہ نماز پڑھنے کے لیے اس مخصوص جگہ کا نام ہے جو اللہ کے گھر کے نام پر وقف کی جاتی ہے۔ مسجد میں نمازیوں کی کسی بھی ضرورت یا سہولت پر خرچ کرنا اپنی جگہ نیکی ہے لیکن اللہ کا گھر دوسروں کے مال کی زکوٰۃ کا محتاج نہیں بلکہ وہ دل کی خوشی سے دیئے گئے عطیات کو قبول کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے گئے گھر اور اپنے رسول ﷺ کے خاندان کو زکوٰۃ و صدقات کی مد میں شامل نہیں کیا ورنہ لوگ سب سے زیادہ مساجد ہی پر زکوٰۃ و صدقات خرچ کرتے رہتے اور مجبور و محروم لوگ اور فی سبیل اللہ اعلائے کلمۃ اللہ کے تمام شعبے اکثر تہی داماں رہتے۔

دنیوی تعلیمی اداروں پر زکوٰۃ:

جو ادارے دنیوی یا مروّجہ علوم کی تعلیم دے رہے ہیں ان پر بھی زکوٰۃ، فطرانہ اور قربانی کی کھالیں صرف نہیں کی جاسکتیں۔ کیونکہ زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں دنیوی تعلیم شامل نہیں ہے۔ زکوٰۃ کی مدات میں ایک مدّ فی سبیل اللہ ہے۔ جس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصل مراد جہادِ فی سبیل اللہ اور تبلیغِ دین اور اشاعتِ دین کے طریقے شامل ہیں۔

اگر کوئی ادارہ دنیوی تعلیم کے لیے کھولا گیا ہو اور ساتھ ساتھ وہ دینی تعلیم کا اہتمام بھی کررہا ہو تب بھی اس کو زکوٰۃ، فطرانہ اور قربانی کی کھالیں نہیں دی جاسکتیں۔

صرف اس تعلیمی ادارے کو ہی زکوٰۃ، فطرانہ اور کھالیں دی جاسکتی ہیں جس کا مقصد دینی تعلیم عام کرنا ہو اور اس کا زیادہ وقت، زیادہ توجہ اور ترجیحات صرف دینی تعلیم ہی کے لیے مخصوص ہوں، البتہ اگر وہ کوئی ایک یا دو مضامین دوسرے بھی پڑھا دیتا ہے تو یہ چیز اس کے تبلیغِ دین اور اشاعتِ دین کے منافی نہیں ہے۔

اس وقت بہت سے تعلیمی ادارے رفاہی بنیادوں پر تعلیم دے رہے ہیں، مثلاً گلوکار جواد احمد کی ''ایجوکیشن فار آل'' اداکار محمد علی اور زیبا کی علی زیب فاؤنڈیشن، رِیڈ فاؤنڈیشن، تعمیرِ ملت فاؤنڈیشن، آبرو وغیرہ۔ یہ سب رفاہی ادارے تو ہیں لیکن تبلیغی یا جہادی ادارے نہیں ہیں، بلکہ ان لوگوں کی تنظیمیں غیر مسلموں کی تنظیموں کے انداز میں کام کررہی ہیں جس میں صرف انسانیت کی خدمت ہی مطمح نظر ہے، اعلائے کلمۃ اللہ مقصد نہیں ہے۔

دورِ حاضر کی دنیوی تعلیم تو ویسے بھی مسلمان بچوں کو ملحد بنانے کا مشرکانہ کردار ادا کررہی ہے۔ مسلمان مجاہدین اور محدثین کے حالاتِ زندگی خارج کرکے نصاب میں ہندو اور عیسائی شخصیات کو ہیرو بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ مسلمان بچوں کو تعلیمی اداروں میں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے نام پر بے راہروی کا ہر گُر سکھایا جارہا ہے۔ لہٰذا ان تعلیمی اداروں میں عطیات و زکوٰۃ دینا تو دور کی بات! بچوں کو بھیجنے سے بھی جہاں تک ہوسکے گریز کرنا چاہیے اور کسی ایسے پرائیوٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکول میں بچوں کو بھیجیں جہاں دینی اقدار کا خیال رکھا جاتا ہو۔

شادی پر زکوٰۃ:

شادی زکوٰۃ کی ان آٹھ مدوں میں شامل نہیں ہے جن پر زکوٰۃ صرف کی جاتی ہے۔

شادی کی جتنی بھی خرچ طلب رسومات ہیں وہ سب یا تو غیر اسلامی ہیں یا غیر ضروری ہیں۔ مثلاً مایوں، مہندی، برات، بری، جہیز، برات کو کھانا کھلانا، روشنیاں کرنا، مسہری سجانا، بیوٹی پارلر پر دلہن کو تیار کرنا، ہال بک کرانا، آرائش کرنا، مووی بنانا۔

شادی کا اصل خرچ دلہا کو گھر کے چند ضروری برتن اور بستر مہیا کرنا اور دلہن کے لیے مہر کی معمولی رقم دینا ہے۔ یہ سب دلہا کے گھر والوں یا دوست، احباب کے لیے عام حالات میں دلہا دلہن کو مہیا کرنا آسان ہوتا ہے۔

شادی پر کسی کی مالی امداد کرنے کی بجائے انہیں ان فضول رسومات سے روکنے کی ترغیب دینا چاہیے۔

وہ مرد جو نکاح کر رہا ہے اگر وہ مالی لحاظ سے کمزور ہے تو اس کو مہر ادا کرنے اور گھر بسانے کے لیے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ نوجوان آدمی کا نکاح کرنا اس کی بنیادی ضرورت اور حق ہے۔ اگر وہ کماتا ہے، محنت کرتا ہے پھر بھی مالی لحاظ سے خود کفیل نہیں ہو پاتا تو نکاح کے لیے اس کی مدد کی جائے گی۔

اگر اس مرد کے پاس گھر کا انتظام نہیں تو زکوٰۃ سے اس کو بقدر ضرورت گھر مہیا کرنے میں بھی اس کی مدد کی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام عورت کے تمام اخراجات کا ذمہ دار مرد کو ٹھہراتا ہے۔ مرد بیوی کو مہر ادا کرنے کا پابند ہے، گھر میں کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور ضرورت کی برتنے کی چیزیں بھی مہیا کرنے کا پابند ہے۔ مرد پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ بیوی کو رہائش مہیا کرے۔ عورت کی یہ تمام ضروریات مرد کی مالی حیثیت کے مطابق ہونی چاہئیں، بیوی کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ استطاعت سے بڑھ کر مطالبہ کرے اور اگر مرد زیادہ ہی مفلس ہے تو ایسی صورت میں زکوٰۃ، صدقات اور عطیات کے ذریعے مرد کی مدد کی جاسکتی ہے۔

اسلام میں شرعاً جہیز کی کوئی حیثیت نہیں لیکن اگر مرد مالی لحاظ سے کمزور ہے اور عورت کے والدین صاحبِ حیثیت ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ داماد کو اس کی ضرورت کی چیزیں مہیا کریں کہ یہ قرابت کا تقاضا بھی ہے اور ایک نادار مسلمان کی حیثیت سے ان کے داماد کی مالی حیثیت بھی اس کی مقتضی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تو علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں گھریلو ضرورت کی چند چیزیں بھی دیں اور رہائش کے لیے حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے عاریۃً گھر بھی پیش کیا۔

ہمارے معاشرے میں وہ ماں باپ جو مالی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں، مانگ مانگ کر قیمتی جہیز بناتے ہیں اور یہ رونا روتے ہیں کہ جہیز نہ دیا تو بیٹی کا گھر نہیں بسے گا اور اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ لوگ بیٹی کے غریب والدین کی خوب مدد کرتے ہیں زکوٰۃ و صدقات سے بھی اور خیرات سے بھی، نتیجہ یہ کہ ہندوانہ رسم پوری کرنے کے لیے زیادہ تر وہ چیزیں بنائی جاتی ہیں جو بنیادی ضرورت نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتیں۔ مرد مہر ادا نہیں کرتا لیکن بری کے کپڑے خوب مہنگے بناتا ہے، دعوت بھی بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔ دیگر رسومات پر بھی خوب خرچ کیا جاتا ہے لیکن دلہن کو مہر جیسے اہم فریضے سے محروم رکھا جاتا ہے۔

دلہن کو گھر دینے کی فکر نہ اس کے والدین کو ہوتی ہے نہ اس کے سسرال کو، معاشرے میں جاری غلط اور حرام رسومات پر لاکھوں روپیہ بے دریغ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ جس معاشرے سے ڈر کر، اور جن سسرال کے طعنوں سے بچنے کے لیے والدین مانگ مانگ کر جہیز بناتے ہیں ان کی بیٹی کو چند دن بھی سسرال میں نہیں گزرتے کہ جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور نتیجہ خودکشی یا طلاق تک جا پہنچتا ہے۔

اگر نکاح سنت کے مطابق سادگی سے اور شرعاً ضروری چیزوں ہی پر خرچ کر کے کیا جاتا تو یقیناً اس میں برکت ہوتی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بابرکت نکاح وہ ہے جو اخراجات کے لحاظ سے آسان ہو۔

(مسند احمد: ۸۲/۲)

اپنے ملازمین کو زکوٰۃ:

اپنے ہی ملازمین کو زکوٰۃ دینے میں چند امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- یہ امید اور لالچ نہ ہو کہ وہ زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے زیادہ دل جمعی سے ان کا کام کریں گے۔
- یہ امید نہ ہو کہ زکوٰۃ یا صدقہ دینے سے وہ اسی گھر میں ٹکے رہیں گے ورنہ ملازمت چھوڑ دیں گے۔
- انہیں ملازم رکھتے وقت یہ ذکر نہ کیا جائے کہ تمہیں تنخواہ کے علاوہ زکوٰۃ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ بھی دیں گے۔ نہ ہی ملازم یہ پوچھیں کہ کیا آپ لوگ زکوۃ اور صدقہ بھی ہمیں دیں گے۔

☼ دراصل زکوۃ ایک عبادت ہے اور شریعت کا طے کردہ صاحبِ حیثیت کے مال میں مستحقین کا حصہ۔ یہ حصہ کسی لالچ، دباؤ یا احسان جتائے یا کوئی شرط لگائے بغیر مستحق تک پہنچانا چاہیے۔

ملازم کی تنخواہ اور زکوۃ وصدقات کو باہم مشروط کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ واقعی ضرورت مند ہوں تو انہیں زکوۃ اور صدقات دیئے جا سکتے ہیں۔

پیشہ ور مانگنے والے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا www.KitaboSunnat.com

مسکین وہ نہیں جو لوگوں پر گھومتا رہتا ہے۔ ایک لقمہ یا دو لقمہ، ایک کھجور یا دو کھجور کی خواہش اسے در بدر لیے پھرتی ہے بلکہ درحقیقت مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی جو اسے (مانگنے سے) بے پرواہ کر دے نہ ہی اس کا کوئی حال جانتا ہے۔ نہ ہی وہ کسی سے سوال کرنے کے لیے نکلتا ہے۔ (بخاری ، کتاب التفسیر ، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا)

لہٰذا ایسے مسکین کو زکاۃ دینا زکاۃ کی قرآنی آٹھ مدات میں شامل ہے لیکن پیشہ ور مانگنے والوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ معاشرے کا ناسور ہیں جو قوم کی اجتماعی حالت کو بگاڑنے کے ساتھ ساتھ گھناؤنے جرائم میں بھی ملوث ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جان بوجھ کر اپاہج بن جاتے ہیں اور جھوٹی مظلومیت کی کہانیاں گھڑ گھڑ کر سناتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے "گداگری ایک لعنت مطبوعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت)

بدعقیدہ لوگ:

جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر مانگتے ہیں جیسے مولا علی دے صدقے، حسن حسین دے، پیر دستگیر دے ناں دا سوال اے، مولا علی رنگ لاوے، دوارے وسدے رہن، جمعرات دی روٹی دا سوال اے، جمعرات دا دن اے، ایسے لوگوں کو نہ زکوٰۃ دینا چاہیے نہ فطرانہ، نہ دوسرے صدقات وخیرات۔

جن لوگوں کا اللہ کے علاوہ بزرگوں یا درباروں وغیرہ سے مانگنے، ان پر چڑھاوے چڑھانے، نذر نیاز دینے یا توحید سے مختلف عقیدہ ہو انہیں بھی زکوٰۃ نہیں دینی چاہیے۔ مولانا ثناء اللہ مدنی لکھتے ہیں:

اسلامی آداب سے ناواقف اور غلط عقیدے والے شخص کو سمجھانا چاہیے۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى. اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى. (العبس: ۳، ۴)

"شاید وہ پاکیزگی اختیار کرلے یا نصیحت قبول کرے تو اسے نصیحت فائدہ دے۔

عام حالات میں نیک لوگوں ہی کو کھانا کھلانا چاہیے البتہ سوال کی صورت میں درست ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ، ص: ۴۴۳)

یعنی اگر بدعقیدہ شخص سوال کرے تو واقعۃً مجبوری کی صورت میں اس کی ضرورت پوری کی جائے گی۔

جو سمجھانے سے بھی باز نہ آئے ایسے غیر اللہ کے نام پر مانگنے والوں کو ہرگز نہیں دینا چاہیے۔ (خالد بن بشیر مرجالوی، حاشیہ فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ، ص: ۴۴۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگر سوال کرنے والا عقیدہ توحید والا نہیں اور نمازی نہیں تو اسے زکوٰۃ اور فطرانہ نہیں دینا چاہیے خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ یہ خاص طور پر مسلمانوں کا حق ہے ہاں زکوٰۃ کے علاوہ ان کا تعاون کیا جا سکتا ہے۔ (خالد بن بشیر مرجالوی، حاشیہ فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ، ص:۴۴۳)

فاسق وفاجر لوگ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُصْحِبْ اِلَّا مُوْمِنًا وَلَا یَأْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ.

(مسند احمد : ۳/۸۳۔ ابو داؤد : ۴۸۳۲ ۔ ترمذی ، ابواب الزھد)

”تجھے مومن ہی کو اپنا ہم نشین بنانا چاہیے اور تیرا کھانا کوئی متقی شخص ہی کھائے۔“

- زکوٰۃ اہلِ ایمان سے لے کر اہلِ ایمان ہی پر خرچ کرنے کا حکم ہے، کیونکہ تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ زکوٰۃ صرف مالی امداد نہیں اور نہ ہی یہ کسی کی حالت پر ترس کھا کر اس کی مدد کرنے کا نام ہے۔ بلکہ زکوٰۃ صاحبِ مال پر ایک ایسی مالی عبادت ہے جو صاحبِ مال کی ناپاکی اور میل کچیل دور کرنے کے لیے ادا کرنا ضروری ہے۔

جب ایک صاحبِ حیثیت شخص زکوٰۃ مستحق تک پہنچاتا ہے تو وہ اس پر نہ احسان کرتا ہے، نہ ہی یہ اس پر ترس کھانے کی علامت ہے۔ یہ تو صاحبِ حیثیت شخص کی اپنی مجبوری، اپنی ضرورت اور اللہ کی رضا اور اللہ کی عبادت کا مظہر ایک عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی پر ترس کھا کر جو مدد دی جاتی ہے اسے مدد، تعاون، عطیہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔

جو شخص نماز نہیں پڑھتا، شراب پیتا ہے، ناچتا گاتا ہے، کافروں سے دوستی رکھتا ہے۔ اہلِ علم اور دین دار طبقے کا مذاق اڑاتا ہے، اللہ کے احکامات کو تنقید کا نشانہ بناتا ہے، اسلامی سزاؤں کو نا قابلِ عمل کہتا ہے، سود کو جائز قرار دیتا ہے، حجاب کی حدود کو نہیں مانتا، گا بجا کر رفاہی کاموں پر خرچ کرتا ہے، حرام کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے شخص کو نہ تو انفرادی طور پر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اور نہ ہی ایسے شخص کی سرپرستی میں چلنے والی کسی رفاہی تنظیم یا این جی اوز کو زکوٰۃ، صدقہ، فطرانہ اور قربانی کی کھالیں دینا جائز ہے۔

علامہ یوسف قرضاوی لکھتے ہیں:

جو شخص فسق و فجور کو ظاہر کرنے والا ہو اسے اس وقت تک زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں جب تک کہ وہ سرکشی نہ چھوڑ دے اور توبہ کا اعلان نہ کر دے۔ (۲/۷۰۹)

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

ایسے مستحق فقیر، مسکین اور مقروض شخص کو زکوٰۃ دینی چاہیے جو دیندار اور پابندِ شرع ہو۔ بدعات اور فسق و فجور کو ظاہر کرنے والا تو سزا کا مستحق ہے اس سے تعاون کرنے کی بجائے اس سے قطع تعلق کرنا اور اس کو توبہ کی طرف راغب کرنا چاہیے۔

بے نمازی اور بدعتی کو زکوٰۃ:

ابنِ تیمیہ فرماتے ہیں:

بے نماز شخص سے نماز پڑھنے کا وعدہ لیا جائے اگر وہ نماز کی پابندی کرے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے زکوٰۃ دی جائے ورنہ نہیں۔ جب تک بے نماز شخص توبہ نہیں کرتا اسے زکوٰۃ سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ۔ فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ سعودی عرب کی اِفتاء کمیٹی)

فاسق وفاجر کے بالمقابل باعمل مسلمان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔

(مجموع فتاویٰ محمد بن صالح بن العثیمین)

اس وقت ہمارے ملک میں بے دین، ملحد، سیکولر، فسق و فجور اور فواحش میں مبتلا لوگوں کی سرپرستی میں بہت سے رفاہی ادارے اور این جی اوز چل رہی ہیں، ان سب کو زکوٰۃ، صدقہ، فطرانہ، قربانی کی کھالیں نہیں دی جاسکتیں۔ ان میں سے چند رفاہی ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

عمران خان کا شوکت خانم ٹرسٹ ہسپتال ...... بدنام زمانہ گلوکار ابرارالحق کا سہارا فار لائف ٹرسٹ نارووال ...... رقاصہ اور فاحشہ عورت میرا کی ''شفقت'' نامی این جی او ...... گلوکار اور ڈانسر جواد احمد کی ''ایجوکیشن فار آل'' ...... پاپ سنگر شہزاد رائے کی ''شیلٹر'' ...... اداکار محمد علی اور اس کی بیوی زیبا کی ''علی زیب فاؤنڈیشن'' ...... ٹی وی میزبان اور کمپیئر عامر لیاقت حسین کی ''والدہ محمودہ سلطانہ فاؤنڈیشن'' ...... ٹی وی سکرپٹ رائٹر اور اداکار عمر شریف کی رفاہی تنظیم ''ماں'' ...... ان کے علاوہ فاطمید ...... ایدھی سینٹر ...... سندس ...... دستک ...... ریڈ فاؤنڈیشن ...... آغا خان فاؤنڈیشن ...... انسانی حقوق کمیشن ...... آبرو ......

- ان میں سے اکثر ناچ گانے کے ذریعے فنڈ اکٹھا کرتے ہیں۔

ابرارالحق ہی کا یہ گانا مشہور ہے ''کِنّے کِنّے جانا بلو دے گھر'' ...... نچ پنجابن نچ'' ...... اس نے یہ اشتہار گزشتہ سال دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قربانی اللہ کے لیے، تفریح آپ کے لیے۔ کھال کی رسید دکھا کر ابرار الحق کا شو مفت دیکھیں۔''

عمران خان نے اشتہار دیا ''قربانی اللہ کے لیے، کھال شوکت خانم کے لیے...... گویا اس طرح اس نے نعوذ باللہ شوکت خانم کو اللہ کے برابر کر دیا۔

رقاصہ میرا کا بیان ہے۔ پاکستان میں ڈانس کلب بہت ضروری ہیں کیونکہ لوگ ڈیپریشن کا شکار ہیں اور ان کے لیے تفریح بہت ضروری ہے۔

ایسی تمام این جی اوز کی مدد کرنا ان کے غیر اسلامی کاموں، اسلام دشمن سازشوں اور فسق و فجور والے کاموں میں ان کی مدد اور حمایت کر کے انہیں مزید مضبوط کرنا ہے جب کہ فرمانِ الٰہی ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ.

''اور بھلائی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔'' (المائدہ:۱)

اسلام میں رفاہی کاموں کی اہمیت:

اسلام افراد کو ایمانی پختگی، موحّد کردار، صحت مند سوچ، توکل علی اللہ اور تمام افراد کو معاشی ضروریات کے حصول میں یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔ اور ان سب سے اہم کام اجتماعی طور پر اعلائے کلمۃ اللہ ہے جو اسلام کی چوٹی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاء نے دعوت اور اصلاح کا کام دعوتِ توحید اور اعلائے کلمۃ اللہ سے کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام فرد کو یہ بتاتا ہے کہ اس کی اصل ضرورت دنیوی خوش حالی، تعیش اور آسائشیں نہیں، اس کا اصل مسئلہ آخرت کی کامیابی ہے۔ جب ایک شخص آخرت کی کامیابی والا کردار اور اعمال اپنالیتا ہے تو اسے دنیا میں خوشی اور اطمینان خود بخود حاصل ہو جاتا ہے۔ دنیا کی سہولتیں اور خوش حالیاں مقصد نہیں بلکہ یہ حصولِ آخرت کا منطقی نتیجہ ہیں۔

صحابہ کے دور میں جب اسلام کو غلبہ حاصل ہو گیا، مالِ غنیمت عام ہو گیا تو پھر دنیوی ذرائع و وسائل پر بھی توجہ دی گئی لیکن اصل توجہ انہوں نے بہر حال اعلائے کلمۃ اللہ یعنی دعوتِ توحید اور جہاد پر ہی مرکوز رکھی۔

کافروں کے لیے چونکہ دنیا ہی سب کچھ ہے اس لیے وہ اللہ کے لیے کام کرنے کی بجائے، انسانیت کے لیے، یا سماجی خدمات کے نام سے کام کرتے اور اس کی تشہیر بھی ڈٹ کر کرتے ہیں، وہ پاپ میوزک، ڈسکو ڈانس، راگ رنگ، شراب و کباب، تقریبات و تفریحات اور فسق و فجور میں ڈوبے رہتے ہیں اور ان کی رفاہی کوششیں بھی انہی چیزوں کے گرد گھومتی ہیں۔ انہیں بیمار پر اس لیے ترس نہیں آتا کہ وہ مریض ہے بلکہ اس کی ہمدردی اور مدد اس لیے کرتے ہیں کہ دنیا کے عیش و عشرت سے لطف اندوز ہونا اس کا بھی اسی طرح حق ہے جس طرح ہم اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

وہ اپنی ان کوششوں میں مذہب اور اللہ کے نام کو خارج کر دیتے ہیں۔ شیطان انہیں یہ سکھاتا ہے کہ اللہ کے نام کو درمیان میں لائے بغیر کوئی کام کرنا زیادہ بڑی سماجی خدمت ہے۔ جو سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کسی ملک میں اس قدر خوش حالی ہو جائے کہ زکوٰۃ کی مذکورہ آٹھ مدّات میں سے کوئی بھی زکوٰۃ کے مصرف کے لیے نہ ملے تو پھر زکوٰۃ رفاہی امور پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً کنوئیں کھدوانا، نقل وحمل کے ذرائع پر خرچ کرنا، دنیوی تعلیم پر خرچ کرنا، بے گھروں کے لیے گھر بنانا، ہسپتال بنانا اور مفادِ عامہ کے دیگر امور پر خرچ کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: اسلام اور رفاہی کام)

رسول اللہ ﷺ کے اہلِ خاندان:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو نبی ﷺ نے فرمایا:

''دور کر، دور کر! اسے پھینک دے، کیا تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (بخاری، باب ما یُذکر فی صدقة النبی ﷺ)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان میں سے جن افراد پر صدقے، زکوٰۃ کا استعمال ممنوع قرار دیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات
- آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کے بیٹے، علی، جعفر اور عقیل رضی اللہ عنہم کی اولاد
- آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد
- آپ ﷺ کے چچا حارث رضی اللہ عنہ کی اولاد
- آپ ﷺ کے غلاموں پر بھی زکوٰۃ نہیں لگتی لیکن آپ کے خاندان کے دیگر افراد کے غلاموں کو صدقہ زکوٰۃ دیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☼ بنو ہاشم کے افراد کو زکوٰۃ پر عامل بھی نہیں بنایا جاسکتا۔

آلِ ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔نادار ہونے کی صورت میں انہیں ہدیہ دیا جاسکتا ہے یا ان کو زکوٰۃ وصدقات کی بجائے تعاون کے طور پر دیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں اپنے آپ کو سید، شاہ، علوی، عباسی، ہاشمی، فاطمی، حسنی، حسینی، عسکری، رضوی، قاسمی وغیرہ کہلوانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی بھی ہے جو نادار ہیں۔یہ صورتِ حال بہت عجیب ہے۔مثلاً

☼ بعض اہلِ ہاشم کہلانے والے خاندان کو یہ علم ہی نہیں کہ ان پر زکوٰۃ نہیں لگتی لہٰذا وہ زکوٰۃ وصدقات وصول بھی کرتے ہیں اور استعمال بھی کرتے ہیں۔

☼ اکثریت کا شجرۂ نسب محقق نہیں بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرنے کے لیے اپنا نسب کسی ہاشمی خاندان سے جوڑ لیا ہے۔جو بہت بڑا فریب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو جان بوجھ کر اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر سے جوڑے اس نے کفر کیا۔(مسلم ، کتاب الایمان)

☼ بعض لوگ نادار ہیں اور یہ خیال بھی رکھتے ہیں کہ زکوٰۃ وصدقات وصول نہ کریں۔پاکستان میں چونکہ تعاون کا رجحان بہت کم ہے، لوگ صدقات وزکوٰۃ ہی مارے بندھے دیتے ہیں لہٰذا آلِ ہاشم کے یہ سفید پوش افراد مالی لحاظ سے بہت سی مشکلات میں پھنسے رہتے ہیں۔زکوٰۃ لے نہیں سکتے۔ہدیہ اور تعاون کوئی دیتا نہیں۔

ایسے میں تمام مسلمانوں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس اہم مسئلے پر غور کریں اور آلِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاشم کے وہ لوگ جو سفید پوش ہیں، غیرت مند صاحب دین ہیں، ہدیہ و ہبہ کے ذریعے ان کی مدد کرتے رہا کریں۔

رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے افراد کے احترام کا تقاضا ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے اور ہدیہ کے ذریعے ان سے اپنی محبت اور تعلق کو مضبوط کیا جائے۔

خاندان نبوت سے نسبت رکھنے والے ان محترم افراد کی نسبتِ ہاشمی کا بھی یہ تقاضا ہے کہ وہ خود توحید پر کاربند ہوں، قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامنے والے بنیں اور معاشرے میں اپنی نسبت اور تعلق کا بھرم قائم رکھیں۔

نادار رشتہ دار لوگوں کو زکوٰۃ:

جو رشتہ دار مسکین، فقرا، ابن السبیل یا فی سبیل اللہ کی ذیل میں آتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینے میں دہرا اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین کو زکوٰۃ دینا اکہرا ثواب ہے اور رشتہ دار کو زکوٰۃ دینے میں دہرا ثواب ہے ایک زکوٰۃ دینے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ (جامع ترمذی، ابوب الزكاة ......سنن ابنِ ماجه: ۱۸٤٤۔ صحيح سنن نسائی للالبانی، الجزء الثانی، ح: ۲٤۲)

زیرِ کفالت رشتہ دار کو زکوٰۃ:

اگر کسی شخص نے بے سہارا، یتیم، معذور اور مریض رشتہ دار یا کسی غیر کو اپنے زیرِ کفالت رکھا ہوا ہے تو وہ شخص ان لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

اگر کسی رشتہ دار یا بے سہارا شخص کے اخراجات الگ ہیں تو اس صورت میں ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ زیرِ کفالت افراد کو زکوٰۃ یا صدقہ نہیں دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا سکتا۔

مندرجہ ذیل افراد پر کفالت واجب ہے:

☆ شوہر پر بیوی کی۔

☆ ماں باپ پر ایسی اولاد کی جو نابالغ ہو یا ابھی کمانے کے قابل نہیں ہوئی۔

☆ اولاد پر ماں باپ، دادا دادی، پردادا پردادی کی کفالت واجب ہے جب کہ وہ خود صاحبِ مال نہ ہوں۔

☆ دادا پر یتیم پوتے پوتیوں کی کفالت واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کے کچھ مزید پہلو

مشترک کاروبار ہو تو:

اگر مشترکہ کاروبار ہو تو ہر حصہ دار کو چاہیے کہ اپنی اپنی آمدنی کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرے۔ بشرطیکہ آمدنی جمع رہے اور اس پر ایک سال بھی گزر جائے۔

اگر کمپنیوں میں زیادہ لوگوں کے حصص شامل ہوں تو اصل ذمہ داری کمپنی پر ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرے، اگر وہ کسی وجہ سے زکوٰۃ ادا نہ کریں تو اپنے اپنے حصے کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

سال مکمل ہونے پر فوراً زکوٰۃ:

مال پر ایک سال گزر جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چند ہفتے یا چند دن پہلے ہی اس کا حساب کر کے ادائیگی کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا خَالَطَتْ صَدَقَةٌ مَالًا قِطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ.

”جب کسی مال میں زکوٰۃ مل جاتی ہے تو وہ اسے برباد کر دیتی ہے۔“ (مسند شافعی ، مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

زکوٰۃ جہاں سے لیں اسے علاقے میں خرچ کرنا:

❁ جس علاقے سے زکوٰۃ اکٹھی کی جائے اسی علاقے کے لوگوں پر خرچ کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضل ہے البتہ اگر اس علاقے کی ضروریات اتنی نہ ہوں تو پھر اس علاقے کی زکوٰۃ دیگر ضرورت مندوں تک پہنچا دینا چاہیے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عہدِ رسالت میں جہاں سے مال (زکوٰۃ) لیتے تھے وہیں خرچ کر دیتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ: ۱۶۲۵۔ ابنِ ماجہ: ۱۸۱۱)

قرض دار صاحبِ مال پر زکوٰۃ:

- جس مال کے بارے میں یہ یقین ہو کہ وہ واپس نہیں ملے گا، اگر وہ واپس مل جائے تو اس سے صرف ایک ہی سال کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(موطا امام مالک باب الزکوٰۃ فی الدَّین)

- ایسا قرض جس کے واپس ملنے کی امید ہو، پراویڈنٹ فنڈ بھی اس میں شامل ہے اور کمیٹیاں ڈال کر جمع کی جانے والی رقم بھی۔ اس کی بھی ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔ (دیکھئے احکام ومسائل، ص:۴۰۶ از عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ)

قرضہ بھی ہو اور مال بھی ہو:

- اگر کسی پر قرضہ بھی ہو اور وہ مالدار بھی ہو تو کل مالیت کا حساب لگایا جائے اگر مالیت قرض کی رقم نکال کر بھی حدِ زکوٰۃ تک پہنچتی ہو تو زکوٰۃ دی جائے گی ورنہ نہیں۔ (کتاب الزکوٰۃ، اقبال کیلانی، وضاحت مسئلہ نمبر: ۱۵۶)

زکوٰۃ لینے والا مستحق زکوٰۃ کیسے خرچ کرے؟

جس شخص کو مالِ زکوٰۃ دیا جائے وہ مال اس کی ملکیت بن جاتا ہے لہٰذا وہ اس میں سے اپنی ہر قسم کی ضرورت پوری کر سکتا ہے، زکوٰۃ کا مال فروخت کر سکتا ہے، کسی کو ہبہ کر سکتا ہے، اس میں سے ہدیہ کر سکتا ہے، کس کی امداد کر سکتا ہے۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں سے دوسروں کی دعوت کرسکتا ہے۔

قسطوں میں زکوٰۃ ادا کرنا یا مختلف جگہوں پر زکوٰۃ دینا:

مختلف جگہوں پر بانٹ کر زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ زکوٰۃ کی رقم نکال کر دینا اور جب کوئی مانگنے والا آئے یا مستحق نظر آئے اس وقت اس میں سے اسے کچھ رقم دے دینا یہ طریقہ درست نہیں، کوشش کی جائے گی کہ اصل مستحقین تک جتنی جلد ہوسکے زکوٰۃ پہنچادی جائے۔

وکیل کا خود زکوٰۃ لے لینا:

ایک شخص جسے دوسروں کو زکوٰۃ دینے کے لئے کسی نے مقرر کیا اور وہ خود بھی مستحق ہے تو وہ زکوٰۃ دینے والے کی اجازت کے بغیر اور اسے بتائے بغیر زکوٰۃ میں سے کچھ بھی نہیں لے سکتا۔ یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔ (دیکھیے فتاویٰ ابن باز)

زکوٰۃ دینے والا وکیل کے ذمے جو شرائط لگائے ان کا پورا کرنا وکیل پر واجب ہے۔ (فتاویٰ ابن باز)

مثلاً زکوٰۃ دینے والے نے کہا کہ فلاں مد پر خرچ کرنا یا فلاں علاقے کے لوگوں پر خرچ کرنا، تو وکیل زکوٰۃ دینے والے کی ہدایت کے مطابق خرچ کرنے کا پابند ہے۔ اگر وہ وکیل کی لگائی گئی شرائط کی پابندی نہیں کرسکتا تو وکیل کو زکوٰۃ کی چیز واپس کردے لیکن اپنی مرضی سے اس میں تصرف نہ کرے۔

لاعلمی میں زیور پر زکوٰۃ نہیں دی:

اگر لاعلمی کی وجہ سے زیور پر کسی عورت نے زکوٰۃ کئی سال نہیں دی تو اس کے لیے جب پتا چل جائے، ایک سال کی زکوٰۃ دینا کافی ہے کیوں کہ زیورات پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زکوٰۃ کا حکم اختلافی ہے جب کہ راجح یہی ہے کہ زکوٰۃ دی جائے۔(از فتاوی ابن بازؒ)
یاد رہے کہ زیورات پر زکوٰۃ دینا ہی درست مسئلہ ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیے کتابچہ: زیورات پر زکاۃ کا حکم مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اموالِ زکوٰۃ اور شرحِ زکوٰۃ

مال کی درج ذیل اقسام پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔

سونا:

زیورات ہوں یا اَن گھڑ۔ساڑھے سات تولے یعنی 87 گرام تک سارا سال اپنے پاس موجود رہا ہو تو اس سارے سونے پر اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ ہوگی۔

چاندی:

زیور ہو یا کسی بھی چیز کی صورت میں، سب کو ملا کر ساڑھے باون تولہ یعنی 616 گرام تک پہنچ جائے اور اس حد تک چاندی سارا سال اپنی ملکیت میں رہی ہو تو تمام چاندی پر اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ ہوگی۔

کرنسی:

اگر کرنسی کی مقدار حدِ زکوٰۃ تک پہنچنے والی چاندی کی قیمت کے برابر سارا سال اپنی ملکیت میں رہی ہو تو اس تمام کرنسی پر اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ ہوگی۔اکثر علماء کا یہ خیال ہے کہ چاندی یا سونے میں سے جو بھی کسی دور میں کم قیمت ہو، اس کی حدِ زکوٰۃ کی مالیت کے برابر موجود کرنسی پر زکوٰۃ عائد ہوگی مثلاً چاندی کی قیمت 500 روپے فی تولہ ہو تو 26250 روپے پر زکوٰۃ عائد ہوگی۔ اس سے کم روپے پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تجارت کا مال:

ہر قسم کے تجارتی مال پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سال گزرنے پر پورے موجود مال کی قیمتِ خرید کا حساب لگا کر......اس پر اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے گی بشرطیکہ اس مالِ تجارت کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔اگر کم ہو تو زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔

زمین، مکان:

اگر زمین، مکان، دکان وغیرہ اس نیت سے خریدے ہوں کہ مہنگے ہونے پر بیچ دیئے جائیں گے یا انہی کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں تو موجود زمین، مکان وغیرہ کی قیمت خرید کی مالیت پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہوگی۔

اگر بیچنے کی نیت نہیں بلکہ مکان دکان کرایہ پر دے رکھا ہے۔زمین میں کھیتی باڑی کر رہے ہیں یا اس میں باغ لگا رکھا ہے تو ایسی صورت میں ان سے جو آمدنی کرایہ یا اناج یا پھل کی صورت میں ہوگی اس پر زکوٰۃ عائد ہوگی بشرطیکہ آمدنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر سارا سال اپنے پاس موجود رہی ہو،اگر اس سے کم ہے یا جو کرایہ آتا ہے خرچ ہو جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔
اسی طرح اناج یا خشک پھل اگر حدِ نصاب تک پہنچ گیا تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ:

❁ ۵۰ وسق (پندرہ من تیس کلو) اناج پر زکوٰۃ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اگر زمین بارانی ہے یعنی بارش، چشمے وغیرہ کے پانی پر گزارہ ہوتا ہے تو پیداوار کا دسواں حصہ (عشر) زکوٰۃ کے طور پر نکالا جائے۔

❀ اگر کنویں سے یا قیمت دے کر زمین کو سیراب کیا جاتا ہے تو کل اناج کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

❀ اناج، خشک پھل اور خشک سبزیوں پر زکوٰۃ واجب ہے جو سبزیاں یا پھل خشک کر کے دیر تک استعمال نہیں کیے جاسکتے ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

❀ سال گزرنے کی بجائے جب فصل کاٹ لی جائے تو زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

ضرورت کے لیے جمع شدہ اناج پر زکوٰۃ:

☆ ضرورت کے لیے جو اناج ذخیرہ کیا جائے، وہ کم مدت کے لیے ہو یا سال سے بھی زیادہ مدت کے لیے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

☆ فروخت کی نیت سے اناج جمع کیا جائے تو سال گزرنے پر اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

یاد رہے کہ لوگوں کی ضرورت کے باوجود اناج روک رکھنا اور اسے فروخت نہ کرنا حرام و ممنوع ہے۔

جانوروں پر زکوٰۃ:

جو جانور نصف سال تک قدرتی وسائل پر گزارہ کرتے ہوں ان پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ عائد ہوتی ہے، جس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے:

اونٹ پر زکوٰۃ:

☼ ۵ سے لے کر ۲۴ تک ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ

☼ ۲۵ سے لے کر ۳۵ اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ۳۶ سے لے کر ۴۵ اونٹوں تک دو سال کی اونٹنی
- ۴۶ سے لے کر ۶۰ اونٹوں تک تین سال کی اونٹنی
- ۶۱ سے لے کر ۷۵ اونٹوں تک چار سال کی اونٹنی
- ۷۶ سے لے کر ۹۰ اونٹوں تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں
- ۹۱ سے لے کر ۱۲۰ اونٹوں تک دو دو برس کی دو اونٹنیاں
- ۱۲۰ سے زائد تعداد پر ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی اونٹنی اور ہر ۵۰ اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی

بھیڑوں اور بکریوں پر زکوٰۃ:

- ۴۰ سے کم بکریوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔
- ۴۰ سے لے کر ۱۲۰ بکریوں تک ایک بکری
- ۱۲۱ سے لے کر ۲۰۰ بکریوں تک دو بکریاں
- ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ بکریوں تک تین بکریاں
- ۳۰۰ سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکریوں پر ایک بکری

گائے پر زکوٰۃ:

- ۳۰ سے کم گائیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔
- ۳۰ گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی
- ۴۰ گائیوں پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی
- ۶۰ گائیوں پر دو بچھڑے یا دو بچھڑیاں جو دوسرے سال میں ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☼ ٦٠ سے زیادہ گائیں ہوں تو ہر تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی۔

☼ ہر ۴۰ گائیوں پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی۔

بھینسوں پر زکوٰۃ:

بھینسوں کا نصاب وہی ہے جو گائے کا نصاب ہے۔

جو مویشی مستقل طور پر مالک کے خرچ پر گزارہ کرتے ہوں اور ذاتی استعمال کے لیے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہوتی چاہے ان کی تعداد کتنی ہی زیادہ ہو۔

دودھ، گوشت یا کھیتی باڑی کے لیے پالے گئے جانور:

☼ جو جانور دودھ حاصل کرنے کے لیے پالے گئے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہوتی مثلاً: گائیں، بھینسیں، اونٹنیاں، بکریاں وغیرہ۔

☼ جو جانور گوشت حاصل کرنے کے لیے پالے جائیں ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

☼ جو بیل وغیرہ کھیتی باڑی کے لیے پالے جائیں ان پر بھی زکوٰۃ نہیں چاہے ان کی تعداد کتنی ہی زیادہ ہو۔

☼ اگر اونٹ سواری کے لیے یا کسی تانگے ریڑھے کے آگے جوتنے کے لیے رکھے ہوئے ہیں تو ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

☼ جو جانور انڈے حاصل کرنے کے لیے پالے جائیں ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

دراصل اس صورت میں یہ تمام جانور اصل سرمایہ نہیں نہ ہی یہ مالِ تجارت ہیں بلکہ فیکٹری کی طرح ذریعہ آمدن ہیں لہٰذا یہ چاہے کتنی زیادہ تعداد میں ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی البتہ ان کے ذریعے جو آمدنی ہوگی اگر اس کی مالیت ساڑھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ جائے یا اس سے زیادہ ہو جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

ہیرے جواہرات پر زکوٰۃ:

ہیرے جواہرات وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں چاہے وہ کتنے ہی مہنگے ہوں، اگر یہ تجارت کی نیت سے ہیں تو پھر ان پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہوگی۔

اگر بیچ دے تو رقم موجود رہے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔(از فتاویٰ ابن بازؒ)

ضرورت کے لئے کوئی چیز خرید کر بیچ دینا:

اگر کسی نے کوئی دکان، مکان، زیور، گاڑی ذاتی ضرورت کے لیے خریدا لیکن پھر بیچ دیا تو اس رقم پر زکوٰۃ نہیں ہاں اگر سال بھر یہ رقم محفوظ رہی تو پھر اس پر زکوٰۃ ہے۔(از فتاویٰ ابن بازؒ)

فی سبیل اللہ یا رفاہی کاموں کے لیے جمع شدہ رقم:

کیوں کہ یہ مال کسی کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی راہ میں یا مخلوق الٰہیہ کے فائدے پر خرچ کرنے کے لئے ہے، اس لیے اس پر زکوٰۃ نہیں۔(فتاویٰ ابن بازؒ)

ملکیت کا مالک واضح ہونا چاہیے:

زکوٰۃ ایک فرض مالی صدقہ ہے، لہٰذا اس کی ادائیگی کے لیے یہ ضروری ہے کہ مال کے متعلق یہ طے ہو اور پتہ ہو کہ کس کی ملکیت ہے۔

ہمارے معاشرے میں اکثر اموال ایسے ہیں جن کے متعلق طے نہیں کیا جاتا کہ وہ کس کی ملکیت ہیں۔ مثلاً کسی عورت کی شادی ہوئی اسے والدین نے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیور دیا، اور سسرال نے بھی۔ جب وہ عورت اپنے سسرال یا والدین کا دیا ہوا زیور اپنی مرضی سے بیچنا چاہے، کسی کو دینا چاہے یا صدقہ کرنا چاہے، اس کے بدلے میں کوئی دوسرا زیور بنوانا چاہے تو اس کا شوہر، بعض صورتوں میں اس کے سسرال والے اور بعض صورتوں میں اس کے میکے والے بھی ایسا نہیں کرنے دیتے گویا اسے اپنی چیز پر تصرف کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ بعض سسرال والے یا شوہر عورت سے زیور واپس لے لیتے ہیں اور کسی دوسری بہو کو پہنا کر بیاہ لاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں بہو کا زیور ہے لیکن ضرورت پڑنے پر وہی زیور اس کی کسی نند یا دیورانی وغیرہ کی شادی پر انہیں دے دیا جاتا ہے۔ بیٹا کما کما کر پیسے والد کے نام بھیجتا ہے یا بنک میں والد کے نام سے جمع کراتا جاتا ہے۔ یہ رقم باپ کی ہے یا بیٹے کی، کوئی وضاحت نہیں کی جاتی۔ اسی طرح دکانیں، پلاٹ، مکان بھی کسی ایک کے نام خرید لیے جاتے ہیں ایسی صورت میں وراثت کے احکام گڈمڈ ہو جاتے ہیں۔ باہم ملکیت کے جھگڑے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ نیز زکوٰۃ کے متعلق طے کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کون ادا کرے گا؟

(تفصیل کے لیے دیکھیے: تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ)

اسلام ذاتی ملکیت کا حامی ہے، وہ ہر صاحب مال کو اپنے مال پر تصرف کا حق دیتا ہے۔ صاحبِ مال اپنی مرضی سے اپنا مال جسے چاہے ہبہ کرے لیکن ہبہ کرنے سے مال اُس کی ملکیت سے نکل کر جسے ہبہ کیا گیا اس کی ملکیت میں چلا جائے گا بشرطیکہ صاحبِ مال نے جسے ہبہ کیا ہے اسے قبضہ بھی دے دے۔ صاحبِ مال جتنا مال چاہے، صدقہ کرے یا کسی بھی رفاہی ادارے میں دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کسی شخص کو یہ اجازت بھی نہیں دیتا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے مال کا زبردستی مالک بن جائے، چاہے وہ سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

ہر شخص کو اپنے مال کے زیادہ ہونے کی صورت میں یہ حساب رکھنا چاہیے کہ اس کے پاس کس روز مال حدِ نصاب کو پہنچ گیا تھا اور پھر پوری توجہ اور دیانت سے ایک سال گزرنے کا حساب رکھے تاکہ وقت پر زکوٰۃ ادا کر سکے۔

خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنے سسرال والوں سے اور خاوند سے پوری طرح پتا کر لیں کہ ان کے پاس جو مال موجود ہے یا زیور ہے وہ واقعی ان کی ہی ملکیت ہے تاکہ زکوٰۃ کا حساب لگایا جا سکے۔

رمضان میں زکوٰۃ کی ادائیگی:

ہمارے معاشرے میں جو لوگ زکوٰۃ یا صدقات و خیرات دینے کی رغبت رکھتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ رمضان میں ہی یہ نیکی کریں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ محروم، مجبور یا دیگر تمام اجتماعی ادارے رمضان میں تو کچھ خوش حال ہو جاتے ہیں لیکن بقیہ سارا سال ان کو کوئی مدد نہیں ملتی۔

کیوں کہ افراد اور اجتماعی اداروں کو یہ پتا ہوتا ہے کہ رمضان ہی میں ان کو امداد مل سکتی ہے اس لیے وہ بجائے اس کے کہ رمضان کے مہینے میں دل جمعی سے عبادت کریں، وہ اس کوشش میں دن رات بھاگ دوڑ کرتے رہتے ہیں کہ وہ سال بھر کی پیش آمدہ ضروریات کے لیے...... یا جس قدر ہو سکے مال اکٹھا کر لیں۔

یہ سچ ہے کہ رمضان میں ہر نیکی کا ستّر گنا اجر ملتا ہے اور زکوٰۃ، صدقات و خیرات پر بھی اجر زیادہ ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی رمضان میں سخاوت زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے لیکن آپ ﷺ سارا سال بھی سخاوت کرتے رہتے تھے۔

بہتر یہی ہے کہ زکوٰۃ کے لیے رمضان کو مخصوص نہ کیا جائے بلکہ جب سال گزر جائے تو زکوٰۃ ادا کی جائے تاکہ ضرورت مندوں کی سارا سال ضرورت پوری ہوتی رہے۔

رمضان میں زکوٰۃ کی بجائے مزید نفلی صدقات دینے کا اہتمام کیا جائے تاکہ سنت پر بھی عمل درآمد ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالی معاملات سے متعلق ہماری مزید کتب

- ☆ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ
- ☆ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار
- ☆ صدقہ کیسے اور کسے دیں
- ☆ معمولی اشیاء کا لین دین
- ☆ چندہ
- ☆ اسلام اور رفاہی کام
- ☆ گداگری
- ☆ زیورات پر زکاۃ کا حکم
- ☆ فطرانہ
- ☆ قربانی کے مسائل
- ☆ قرض
- ☆ گروی
- ☆ انعامی بانڈز
- ☆ ہدیہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلوں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننّی منّی سوچیں
ننّی منّی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092